

عدالت عظمیٰ رپوٹس 1996 ایس یو پی پی 5 ایس سی آر

کمشنر، سیلز ٹیکس، یو۔ پی، لکھنؤ

بنام

میسرز گرجا شکر اونیش کمار

9 ستمبر 1996

ایس۔ پی۔ بھروچا اور کے۔ ایس۔ پریپورن، جسٹسز

یو۔ پی۔ سیلز ٹیکس ایکٹ، 1948- دفعہ (2) 12- ٹرن اور کا اندازہ جہاں اسٹاک رجسٹر برقرار نہیں رکھا گیا ہے۔ منعقد، اسٹاک کی عدم دیکھ بھال نہ صرف تکنیکی خرابی۔ جہاں اسٹاک بک برقرار نہیں رکھی گئی ہے، اکاؤنٹ بک قابل اعتماد نہیں ہے۔ لہذا، ٹرن اور کا تعین تشخیصی اتھارٹی کے بہترین فیصلے پر کیا جائے گا۔

تشخیص کے سال 1974-75 کے لیے مدعا علیہ۔ محصول لینے والے نے 1,74,948 روپے کا کل کاروبار واپس کیا جسے سیلز ٹیکس افسر نے بڑھا کر 10 لاکھ روپے کر دیا تھا، اور اپریل میں اسے کم کر کے 5 لاکھ روپے کر دیا گیا تھا۔ مزید نظر ثانی میں، انکشاف شدہ کاروبار کے ساتھ ٹیکس دہندہ کی کھاتوں کی کتابوں کو قبول کر لیا گیا۔ نظر ثانی میں، عدالت عالیہ کے ایک واحد جج نے محسوس کیا کہ ٹیکس دہندہ ایک صنعت کار تھا لیکن اس نے یو پی سیلز ٹیکس ایکٹ 1948 کی دفعہ (2) 12 کے مطابق کوئی اسٹاک بک برقرار نہیں رکھی تھی اور اس لیے اکاؤنٹ بک مسترد ہونے کے قابل تھے۔ لیکن اس نے مؤقف اختیار کیا کہ یہ عیب 'تکنیکی' ہونے کی وجہ سے، کھاتوں کی کتابوں میں ظاہر کردہ کاروبار کو قبول کیا جانا چاہیے اور کاروبار کا نئے سرے سے تعین کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

ریونیونے ہائی کورٹ کے حکم کے خلاف اپیل کی۔

اپیل کی اجازت دیتے ہوئے، یہ عدالت

منعقد: 1 اسٹاک رجسٹر کی عدم دیکھ بھال صرف تکنیکی خرابی نہیں ہے۔ یو پی سیلز ٹیکس ایکٹ کی دفعہ (2) 12 ڈیلر کو خام مال اور پیداوار کے ہر مرحلے پر حاصل کردہ مصنوعات کے حوالے سے اسٹاک بک برقرار رکھنے کا حکم دیتی ہے۔ اگر اس طرح کی اسٹاک بک کو برقرار نہیں رکھا جاتا ہے، تو اکاؤنٹ بک قابل اعتماد نہیں ہیں۔ اگر اکاؤنٹ بک کو مسترد کر دیا جاتا ہے، تو ٹرن اور کا تعین تشخیصی اتھارٹی کے بہترین فیصلے

کے مطابق کیا جانا چاہیے۔ (642-بی-ڈی)

2. ڈیلر کا تخمینہ شدہ کاروبار، جیسا کہ اپیل میں برقرار رکھا گیا ہے، بحال ہو گیا

ہے۔ (642-ای)

دیوانی اپیلٹ کا دائرہ اختیار: 1982 کی دیوانی اپیل نمبر 4084۔

1980 کے ایس۔ آئی۔ آر۔ نمبر 615 میں الہ آباد عدالت عالیہ کے مورخہ 7.5.81 کے فیصلے اور

حکم سے۔

اپیل کنندہ کی طرف سے آر۔ سی۔ ورما اور آر۔ بی۔ مشرا۔

جواب دہندہ کے لیے ایس۔ ایس۔ کھنڈولا۔

عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا

پریپورن، جسٹس۔ سیلز ٹیکس کمشنر، اتر پردیش، لکھنؤ نے اس عدالت حکم سے خصوصی اجازت حاصل کرنے کے بعد یہ اپیل دائر کی ہے (آرڈر بتاریخ 10.12.1982)۔ یہ اپیل الہ آباد عدالت عالیہ کے فاضل واحد جج کے فیصلے کے خلاف دائر کی ہے جو ایس ٹی آر نمبر 61530 مورخہ 7.5.1981 میں دیا گیا ہے۔ مدعا علیہ محصول لینے والا چاندی کے زیورات، برتنوں اور کھردوں کا کاروبار کرتا تھا۔ تشخیصی سال 1974-75 کے لیے اس نے 1,74,948 روپے کا کل کاروبار واپس کیا۔ جسے سیلز ٹیکس افسر نے بڑھا کر 10 لاکھ روپے کر دیا تھا، لیکن اے۔ جی (جسٹس) کی اپیل میں اسے کم کر کے 5 لاکھ روپے کر دیا گیا۔ مزید نظر ثانی میں، انکشاف شدہ کاروبار کے ساتھ ٹیکس دہندہ کی کھاتوں کی کتابوں کو قبول کر لیا گیا۔ مذکورہ حکم پر ریونیو نے الہ آباد عدالت عالیہ کے سامنے سیلز ٹیکس ترمیم نمبر 615/80 میں لاکارا تھا۔ قابل واحد جج نے فیصلہ دیا کہ ٹیکس دہندہ کی کھاتوں کی کتابیں مسترد ہونے کے قابل ہیں۔ لیکن، انہوں نے یہ نظریہ اختیار کیا کہ مذکورہ بالا عیب "تکنیکی" نوعیت کا ہونے کی وجہ سے، کھاتوں کی کتابوں میں ظاہر کردہ کاروبار کو قبول کیا جانا چاہیے، اور کاروبار کا نئے سرے سے تعین کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ مذکورہ فیصلے سے ناراض ہو کر ریونیو اپیل میں آیا ہے۔

2. ہم نے مشورہ سنا۔ مانا جاتا ہے کہ ٹیکس دہندہ کی دکان کا معائنہ 22.2.1975 پر کیا گیا

تھا۔ 3,000 روپے کی نقد رقم اور کچھ رسیدیں ملی ہیں۔ سروے کے وقت اسٹاک میں بھی فرق تھا۔ ایڈیشنل جج (نظر ثانی) نے ٹیکس دہندہ کی کھاتوں کی کتابوں کو قبول کرنے کی ہدایت کی، کیونکہ ان کے مطابق کھاتوں کو مسترد کرنا شک کی بنیاد پر تھا۔

3. عدالت عالیہ کے قابل جج نے محسوس کیا کہ ٹیکس دہندہ ایک کارخانہ دار ہے اور اس نے اتر پردیش سیلز ٹیکس ایکٹ، 1948 (جسے اس کے بعد 'ایکٹ' کہا گیا ہے) کی دفعہ (2) 12 کے مطابق کوئی کتاب برقرار نہیں رکھی ہے اور اس لیے کھاتوں کی کتابیں مسترد ہونے کے قابل تھیں۔ اس کے باوجود، انہوں نے یہ نظریہ اختیار کیا کہ عیب تکنیکی نوعیت کا ہونے کی وجہ سے، کھاتوں کی کتابوں میں ظاہر کردہ کاروبار کو قبول کیا جانا چاہیے اور کاروبار کا نئے سرے سے تعین کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ ہمارا خیال ہے کہ عدالت عالیہ کے قابل جج کا نقطہ نظر واضح طور پر غلط ہے۔

4. اسٹاک رجسٹر رکھنا، خاص طور پر مینوفیکچر کے معاملے میں، بہت اہمیت کا حامل ہے۔ یہ مقداری حساب سے ٹیکس دہندہ کے کھاتوں کی تصدیق کرنے کا ایک ذریعہ ہے۔ ایکٹ کی دفعہ (2) 12 ڈیلر کو خام مال کے ساتھ ساتھ پیداوار کے ہر مرحلے پر حاصل کردہ مصنوعات کے حوالے سے اسٹاک بک برقرار رکھنے کا حکم دیتی ہے۔ اگر اس طرح کی اسٹاک بک کو برقرار نہیں رکھا جاتا ہے، تو یہ اس نتیجے پر پہنچتا ہے کہ اکاؤنٹ بک قابل اعتماد نہیں ہیں یا یہ تفصیلات مناسب طریقے سے قابل تصدیق نہیں ہیں۔ اگر اکاؤنٹ بک کو مسترد کر دیا جاتا ہے، تو کاروبار کا تعین متعلقہ تشخیص کرنے والے اتھارٹی کے بہترین فیصلے کے مطابق کیا جانا چاہیے۔ ہم اس نظریے کو برقرار رکھنے سے قاصر ہیں کہ اسٹاک رجسٹر کی عدم دیکھ بھال میں خرابی صرف تکنیکی ہے اور اس لیے کھاتوں کی کتابوں میں ظاہر کردہ کاروبار کو قبول کیا جانا چاہیے۔ کسی خاص معاملے کے حقائق پر، یہ تشخیص کرنے والے اتھارٹی پر ہے کہ وہ اس معاملے میں ظاہر کیے گئے دیگر مواد کے ساتھ اس بات پر غور کرے کہ کاروبار کا تعین کرنے کے لیے کھاتوں کی کتابوں پر کس حد تک بھروسہ کیا جاسکتا ہے۔ عام حالات میں، کھاتوں کی کتابوں کو مسترد کرنے کے لیے تخمینہ لگانے والی اتھارٹی کے بہترین فیصلے کے مطابق کاروبار کا تخمینہ لگانے کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس بات کو برقرار رکھتے ہوئے کہ ٹیکس دہندہ کی کھاتوں کی کتابیں مسترد ہونے کے قابل ہیں، عدالت عالیہ کے قابل جج نے یہ موقف اختیار کرنا غلط تھا کہ یہ عیب تکنیکی نوعیت کا ہے اور کھاتوں کی کتابوں کو قبول کیا جانا چاہیے۔ ہم ہائی عدالت کے فیصلے کو کالعدم قرار دیتے ہیں اور ہدایت دیتے ہیں کہ ڈیلر کا تخمینہ شدہ کاروبار جیسا کہ اپیل میں برقرار رکھا گیا ہے، بحال ہو جائے گا۔ اپیل کی اجازت ہے۔ تاہم، کیس کے حقائق اور حالات میں، اخراجات کے حوالے سے کوئی حکم نہیں ہوگا۔

یو۔ آر۔

اپیل کی اجازت دی گئی۔